سوال

(11) دین میں اجتہاد کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض طالب علم اپنے اجتہاد سے ایسی چیز کی مخالفت کر بیٹھتے ہیں جو دین میں بدیہی طور پر معلوم ہے تو کیا جو چیز دین میں بدیہی طور پر معلوم ہو اس میں اجتہاد ممکن ہے؟ ہماری خواہش ہے کہ آپ اس مسئلہ میں خصوصیت کے ساتھ ہماری رہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر وہ چیز جو دین میں کتاب وسنت کی واضح دلیلوں سے یا اجماع سلف سے معلوم ہو اس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا، نیز اس کے مخالف ہر چیز کو چھوڑ دینا واجب ہے، اور یہ ایک ایسا اہم اصول ہے جس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں، اجتہاد درحقیقت ان اختلافی مسائل میں ہوتا ہے جن کے دلائل کتاب وسنت سے واضح نہ ہوں، پس جس کا اجتہاد صحیح ہوگیا اسے دہرا اجر ملے گا، اور جس سے چوک ہوگئی اس کے لیے ایک اجر ہے، مگر اجتہاد ان علماء کے لیے درست ہے جن کے اندر صدق واخلاص کے ساتھ حق کی جستجو اور جدوجہد کرنے کی صلاحیت ہو، جیسا کہ صحیحین میں عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی حاکم نے اجتہاد کرکے کوئی فیصلہ کیا اور وہ صحیح ہوگیا تو اسے دہرا اجر ملے گا، اور اگر غلط ہوگیا تو اسکے لیے ایک اجر ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 56

محدث فتویٰ